www.novelsclubb.com
دلدل
کنول امین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

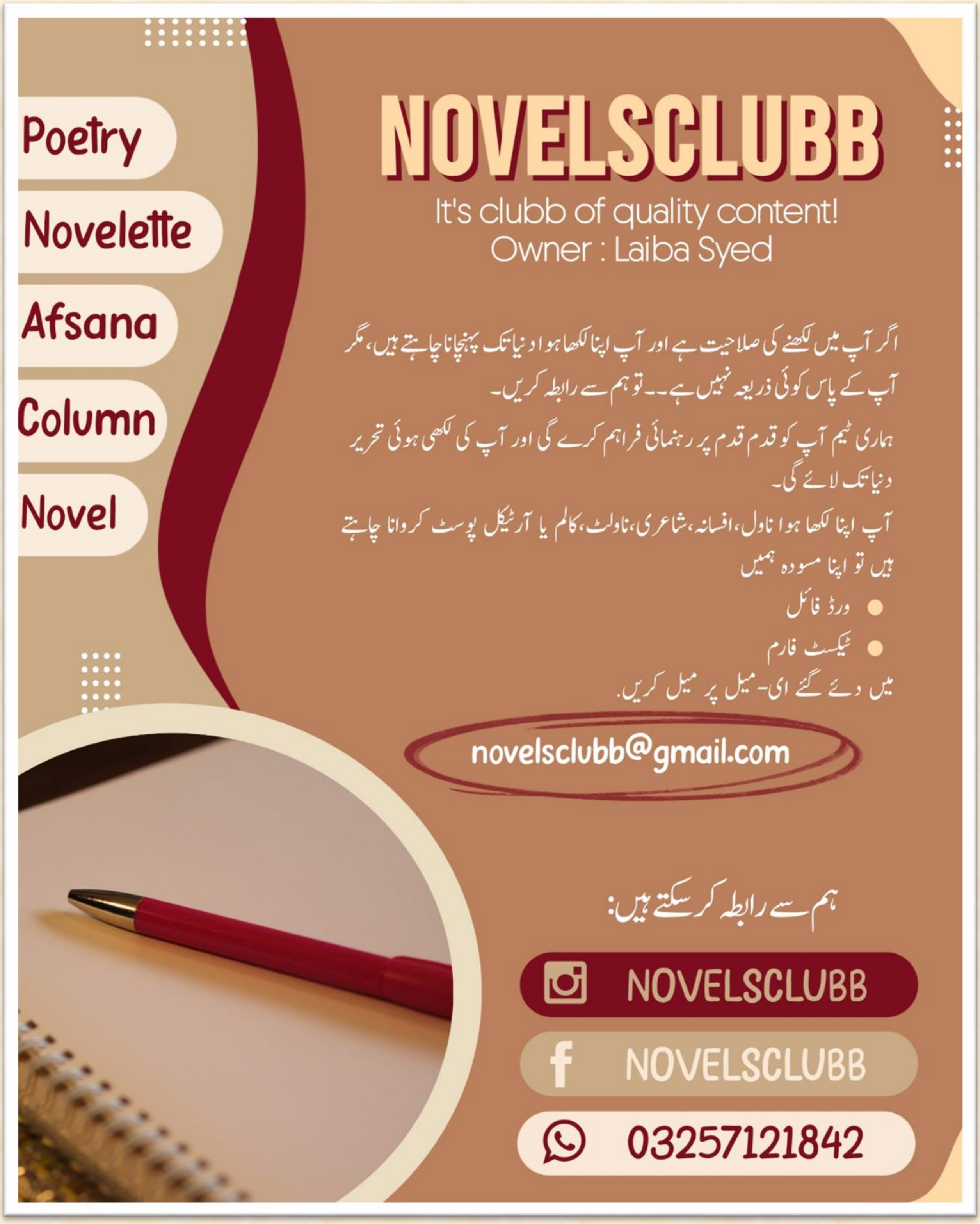
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دلدل

از قلم

کنول امین

Clubb of Quality Content!

افسانہ: دلدل

از کنول امین

رات نو بجے

ایک بڑے سے کمرے میں قریباً دس سے بارہ نفوس ٹیبل پر کئی طرح کے کاغذات بکھیرے اپنے کام میں مصروف تھے۔

"مگر ہم یہ سب کیسے کریں گے، اتنی عوام اتنے لوگ ان سب کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا"

ان میں سے ایک نے سر اٹھا کر سب کو درپیش آنے والے ممکنہ مسئلے سے آگاہ کیا۔

اس سوال پر ایک دفعہ پورے کمرے میں سناٹا چھا گیا، واقعی اگر وہ سب لوگ اس کے خلاف ہوئے تو انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑ سکتا تھا۔

ہیڈ چیئر پر براجمان شخص نے اپنی عینک درست کی اور کھڑا ہو گیا ایک نظر سامنے لگے نوٹس بورڈ پر ڈال کر وہ ان سب لوگوں کی طرف متوجہ ہوا جسے سب دم سادھے سننے کو منتظر تھے۔

"وہ لوگ مسئلہ نہیں بنیں گے"وہ مطمئن تھا۔

"مگر کیوں اور کیسے"باقی ابھی تب قائل نہیں ہوئے تھے۔

"مسئلہ وہ تب کریں گے جب مسائل سے نکلیں گے، پچھلے کئ سالوں سے اقتدار میں آ کر میں نے ایک چیز ضرور سیکھی ہے کے اس سے پہلے لوگ تمھارے لیے مسئلہ بنیں، تم ان کے لیے ایسے مسائل پیدا کر دو کہ انہیں تم تک پہنچنے کا وقت ہی نہ ملے"

"یعنی کے انکی محرومیوں کو نشانہ بنانا؟"ان میں سے ایک نے جیسے اس بات کو آسان لفظوں میں ڈھالنا چاہا۔

"بالکل، لوگ حکومت سے تب سروکار رکھیں گے جب ان کے پاس کرنے کو کچھ ہوگا نہیں ،سیاست کرنے کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں، اول انہیں شعور کی اس سیڑھی کی پہنچ ہی نہ دی جاے جس سے وہ اپنی اور آنے والی نسلوں کی تقدیر سنوار سکیں اور دوئم انکی بھوک کو ہوا دیتے رہنا ہے، اور آجکل کے لوگوں کی بھوک ہے روزگار اور ایک شاندار مستقبل جب انہیں روزگار ہی میسر نہیں ہوگا تو مستقبل کہاں سے لائیں گے"وہ بول کر خاموش ہوا اور

سب کے چہروں پر طمانیت بھری مسکراہٹ پھیل گئ۔ مقصد واضح اور کامیاب تھا بس چند قدم اور پھر سب کچھ انکا۔۔۔

وہ راج اور اقتدار سے تعلق رکھنے والے شاہانہ انداز کے مالک لوگ تھے جن کے ایک ایک انداز سے انکا رعب جھلک رہا تھا۔ کئ دنوں سے ہونے والی پریشانی کا اب وہ مستقل حل نکال رہے تھے اور جو حل وہ نکالے بیٹھے تھے وہ جہاں انہیں اقتدار کی بلند ترین مسند پر براجمان کروانے والا تھا وہیں پر وہ عام عوام کے لیے کی مسائل کا در بھی کھول رہا تھا مگر وہاں ہر ایک کو صرف اپنی اپنی پڑی تھی،وہ سب سانپ تھے جو وقت آنے پر ایک دوسروں کو بھی ڈس سکتے تھے۔

رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی اور وہ اب اپنے حل کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تمام تر تیاری مکمل کر چکے تھے،انہی میں سے ایک نے کھڑے ہو کر سامنے لگے نوٹس بورڈ پر ایک تحریر چسپاں کی جسے دیکھ کر سب کی نظریں چمکی تھیں۔

°•°•°•

Clubb of Quality Content

اگلے روز ہر جگہ آئینی ترمیم کی خبر گردش کر رہی تھی صرف چند ایک پڑھے لکھے لوگوں کے علاوہ باقی سب لوگوں نے اسے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا انہوں نے نکالنا ہی تھا کیونکہ جو توجیہات پیش کی جا رہی تھیں وہ ان سب کی تہہ تک جا کر سمجھنے سے قاصر تھے۔

باشعور لوگوں کے سمجھانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں باغی قرار دیا جانے لگا اور لوگ رفتہ رفتہ ان سے بد ظن ہونے لگے۔

"آخر ہے کیا یہ سب" پورے مجمعے کو بارہا بتانے کے بعد ایک دفعہ پھر روحان سے سوال کیا گیا، روحان نے ایک نظر تمام مجمعے پر ڈالی وہاں یا تو کافی بڑی عمر کے لوگ تھے یا پھر بالکل نوجوان جو ابھی نوعمری میں قدم رکھ رہے تھے اس نے ایک سرد آہ خارج کی اور کچھ دیر سوچا ،بالا آخر اس نے انہیں انہی کے طریقے سے بتانے کا فیصلہ کیا وہ لوگ کہانیوں پر یقین رکھنے والے تھے اور بنا کہانی کے ان کو سمجھانا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف تھا۔

"ایک دفعہ ایک بادشاہ تھا جو ایک بہت بڑی ریاست کو چلاتا مگر وہاں کوئی عام نسل در نسل شاہی تخت حاصل نہیں کیا کرتا تھا بلکہ لوگ ایک مخصوص مدت کے لیے اسے چلتے اور سربراہی دیتے۔ شاہی تخت حاصل ہونے کے بعد بھی بادشاہ کو وہ آزادی نہ مل سکی جس کا خواب لیے وہ تخت نشین ہوا تھا لہٰذا اس نے اپنے خوابوں کی تکمیل کا فیصلہ کیا مگر سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ وہ سب صرف اکیلے نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس نے دربار کے تمام جاگیردار وزیروں اور مشیروں کو اپنے ساتھ ملایا۔

بادشاہ اور ان وزیروں مشیروں کو پہلے اپنے ہر عمل کے لیے قاضی کے سامنے حاضر ہونا پڑتا تھا، تخت چھوڑنے کے بعد عام لوگوں کی طرح رہنا پڑتا اور عام عوام کی طرح ہی کسی بھی طرح کی پوچھ گچھ کے لیے طلب کر لیا جاتا نہ صرف اتنا بلکہ انہیں غلط ہونے پر سزا بھی دی جاتی۔

بادشاہ اور وزیروں مشیروں نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ ہمارے یہاں قاضی صاحب پر تمام ریاستی بوجھ ہیں اس لیے ہم نے انکی آسانی کے لیے ایک اور قاضی بنانے کا فیصلہ کیا

ہے تا کہ کام تقسیم ہوسکے اور آپ سب کو جلد از جلد انصاف مل سکے اور دوسرا یہ کہ بادشاہ اور وزرا عوام کی فلاح کے لیے پیش پیش رہتے ہیں جبکہ کی مخالفین انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو منتشر کرسکیں اسی لیے ہم نے ان لوگوں کو نقصان پہنچانے پر تاعمر کی پابندی نافذ کی ہیں تا کہ امن وامان برقرار رہے۔یہ وہ باتیں تھی جو انہوں نے کر کے عوام کو قائل کیا اور اپنی مرضی سے ردوبدل کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تا عمر اپنی حکومت میں رہے اور لوگوں کو ہی لوٹنا شروع کر دیا۔جب لوگوں نے پریشان ہو کر قاضی کا در کھٹکھٹایا تو علم ہوا کہ وہ قاضی جو انصاف کی بروقت فراہمی کے لیے لایا گیا تھا انہی کا کارندہ تھا اور اب کسی بھی طرح سے ان کی مدد نہیں کر رہا نتیجتاً وہ پوری ریاست اسی طرح تباہ ہو گئی،اب یہی حال ہمارا ہے اگر ہم لوگ یوں ہی خاموش رہے تو نہ صرف خود نقصان اٹھائیں گے بلکہ ہماری نسلیں تک اسکا خمیازہ بھگتیں گی۔"

اس نے ایک نظر مجمعے پر ڈالی سب اسے متاثر کن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔وہ سب ابھی یہیں موجود تھے کہ ایک لڑکا بھاگتا ہوا ان تک آیا۔

"بھائی بھائی وہ۔۔۔"اسکا سانس پھولا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"روحان نے اسے تھپکتے ہوئے سوال کیا۔

"وہ۔۔۔وہ آئین منظور ہو گیا ہے"ہر طرف خبر آرہی ہے۔

یہ خبر گویا کسی بم کی طرح ان سب کے سر پر آن گری تھی،اتنی مشکل سے وہ لوگوں کو قائل کرنے میں کامیاب ہوا تھا اور اتنے میں یہ سب۔۔۔وہ حقیقتاً پریشان ہوا تھا۔

"روحان بھائی!اب تو ہم کچھ نہیں کر سکتے" مجمع سے ایک لڑکے کی قدرے روہانسی آواز آئی۔

اس لڑکے کی بہن کو ایک جاگیردار کے عیاش بیٹے نے سب کے سامنے اغواہ کیا تھا اور کوئی کچھ نہ کر سکا وجہ صرف یہ تھی کی وہ لوگ مزارے تھے جبکہ اٹھانے والے بلواسطہ اقتدار سے جڑے تھے۔

روحان نے اسے دیکھا اور پرسکون انداز میں گویا ہوا:

"لوگ زمینی خدا، خدائی طاقتوں کے بل پر نہیں بلکہ لوگوں کی جہالت، بزدلی اور لاشعوری کی بنا پر بنتے ہیں،

اور ہم کسی صورت ان لوگوں کو زمینی خدا نہیں بننے دیں گے۔" ایک عہد تھا جو وہ کر رہا تھا۔ کرم گڑھ کی نسلوں کو بچانے کی آخری کوشش۔۔۔

"میں کل شام یہیں آپ سب کا انتظار کرونگا، ہم لوگ مل کر اس فیصلے کو چیلنج کریں گے، ایک پرامن احتجاج اور انشاءاللہ فتح یاب ہونگے۔" سب نے مل کر عہد کیا اور اب لوگ آہستہ آہستہ آٹھ کر جانے لگے۔

انہیں لوگوں میں سے ایک شخص نے یہ ساری باتوں کی ریکارڈنگ ایک غیر شناسا نمبر پر بھیج دی اور خود مسکراتا ہوا چلا گیا اسکا کام ہو چکا تھا، ریکارڈنگ بھیجتے ہی اسے اس کی قیمت وصول ہو گئی اب اسے کسی چیز سے کوئی غرض نہیں تھی۔

•°•°•

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے ارے سر کو یہاں اس حالت میں کس نے رکھا ہے" پر اسرار شخص نے روحان کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی اور مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کیا۔ روحان کو صبح فجر کے بعد مسجد کے دروازے سے کسی نے اغواہ کیا تھا۔ لوگ تب نہ ہونے کے برابر تھے اور جس طرح سے وہ لائے تھے کسی کو بھی شک نہیں ہوا تھا۔ تب سے اس کے ہاتھ، پاؤں، آنکھیں باندھ کر اسے کہاں رکھا گیا تھا اسکا اسے اندازہ نہیں تھا۔ وہ خاموش تھا یوں جیسے پہلے سے ہی اسے اس سب کے ہونے کا اندازہ ہو۔

آنکھیں کھولتے ہی اس نے سامنے والے شخص کا سر تا پیر جائزہ لیا، اس شخص کو پہچاننے میں وہ غلطی نہیں کر سکتا تھا۔

وہ کرم گڑھ کا سربراہ تھا جو دن رات کرم گڑھ اور اس کے لوگوں کی بھلائی کے قصیدے پڑھا کرتا تھا۔

"اپنے حق کے لیے آواز اٹھانا ہمارا حق ہے تم اس طرح مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے" روحان نے پیس پیس کر لفظ ادا کیے۔

سامنے کھڑا وجود مسکرا دیا۔

"ارے تو اٹھاؤ، تمھارا حق ہے جانتا ہوں پر اب ماننا تو ہم پر فرض نہیں ہیں نا" پچکارنے والے انداز میں وہ روحان سے گویا ہوا۔

"تم دیمک ہو دیمک جس نے میرے دیس کو کھوکھلا کر دیا ہے مگر اب مزید نہیں، آخر کتنے روحان او جھل کرو گے نظروں سے" اب کے لہجہ سخت تھا۔

وہ اٹھا اور ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کیا اور کی فوٹیج اسے دکھائی جہاں الگ الگ کلپس میں طرح طرح کے لوگ مرتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ ٹی وی آف کر کے سب اس نے اپنی ساری توجہ روحان کی طرف مبذول کی۔

"جب سے سیاست میں قدم رکھا ہے تب سے کئی روحان آئے اور گئے، جن چار لوگوں کی شے پر تم ہمیں آنکھیں دکھاتے ہو وہ اپنے نوالے پورے کرنے کے لیے ہمارے محتاج ہیں، تم میں اور مجھ میں فرق جانتے ہو کیا ہے؟" اس نے ایک نظر بے بس روحان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا کوئی جواب نہ پا کر اس نے ایک اور کلپ دکھائی جس میں کھڑا کوئی

Clubb of Quality Content

آدمی ہاتھ میں ہڈیاں لیے مسکرا رہا تھا اور سامنے کھڑے کتے ان ہڈیوں کو حاصل کرنے کے لیے بھونکتے پھر رہے تھے بالآخر اس نے صرف ایک ہڈی پھینکی اور وہ پانچوں کتے اس کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے لڑنے لگے جب کے دوسری طرف وہ انسان باقی ہڈیاں لیے مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا، کلپ ختم ہو چکی تھی۔اس نے پھر سے کہنا شروع کیا۔

"کتے چاہتے تو مل کر حملہ کر کے ساری ہڈیاں لے سکتے تھے مگر صرف اپنا پیٹ بھرنے کے چکر میں وہ سب ہی بھوکے رہ گئے یہی حال تم لوگوں کا ہے، تمیں کیا لگتا ہے تمھارے بلانے پر لوگ احتجاج کریں گے؟"وہ دیوانہ وار ہنستا چلا گیا۔

ایک کلپ پھر سے پلے ہوئی اب کی بار میں اس میں اسے لوگ الگ الگ قطاروں میں لگے نظر آئے،لوگوں کی کثیر تعداد تھی جو اس وقت ہاتھوں میں فارم پکڑے ایک دوسرے سے دھکم پیل کر رہے تھے، کئی شکلیں روحان کو جانی پہچانی بھی لگی۔

" صبح آٹھ بجے کہا تھا کہ کل بارہ بجے تک اپلائی کرے اور سرکاری نوکری حاصل کرے، ہزار روپے فارم کی قیمت کے باوجود اب تک ہزاروں لوگ درخواست دے چکے ہیں اور باقی قطاروں میں کھڑے ہیں ایسے میں کون تمہارے کہنے پر احتجاج کر کے وقت ضائع کرے گا۔ جن لوگوں کو تم گودام کا راستہ دکھا رہے ہو یہ تو چند دانوں پر ہی خوش ہو جاتے ہیں اس سے نہ انکا نقصان ہوتا ہے اور نہ ہی ہمیں فرق پڑتا ہے پھر پتہ نہیں کیوں تم جیسوں کو لیڈر بننے کا دورا پڑتا ہے۔

تمھیں حق ہے کہ آواز اٹھاؤ ہم بس اپنی مرضی سے اس زبان کو کاٹ دیں گے، تم ہاتھ چلاؤ ہم بازو اکھاڑ دیں گے مگر تم تو پورے کے پورے ہی سامنے آگئے یار تمھیں کیسے جانے دیں"

وہ مصنوعی افسوس کرتا کہہ رہا تھا، سامنے پڑے روحان کے پاس اب کچھ کہنے کو رہا ہی نہیں تھا۔ وہ ایک تھا اور سامنے پورا سسٹم، وہ گھر سے غائب تھا اور کسی کو اسکی فکر نہیں تھی وہ افسوس کر رہا تھا اور دعا بھی کے کاش ان لوگوں کا یہ چہرہ لوگ دیکھ سکیں اور جان سکیں کہ یہ ان کے خیر خواہ نہ کل تھے اور نہ ہی آج ہیں اور نہ کل ہونگے مگر اب بہت دیر چکی تھی۔

"چاہوں تو ابھی تمھیں تمھارے والدین تک پہنچا دوں مگر میں چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ کتنے لوگ تمھارے کہنے پر آتے ہیں"۔

"اس جگہ کی لائیو ویڈیو اس کے سامنے پلے کر دو اور ٹھیک بارہ بجے کے بعد مجھے یہ یہاں نظر نہ آئے" دروازے کے پار جانے اس نے کس سے کہا تھا، روحان بس مدھم سی آواز سن سکا۔

اس نے سات بجے سب کو آنے کا کہا تھا مگر گیارہ بجے تک بھی کوئی اس مقرر کردہ جگہ پر نہیں آیا تھا۔ وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔

تین

دو

ایک

گھڑی کے بارہ بجاتے ہی چار فائیر ہوئے، ہر طرف خون ہی خون تھا اور اس سب کے درمیان بے دم سا روحان پڑا تھا۔ وہ جا چکا تھا اور لوگوں نے اس کی غیر موجودگی تک کو محسوس نہیں کیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہڈی کے ساتھ بندھے دھاگے کو شخص نے کھینچ لیا تھا اور تمام کتے وہی لڑ رہے تھے جبکہ وہ شخص دیوانہ وار ہنس رہا تھا۔ ــــــــــ سسٹم دلدل تھا اور دلدل جان لیکر چھوڑتی ہے۔

لوگوں کی جہالت، بزدلی اور لالچ نے نہ صرف ایک اور روحان کی جان لی تھی بلکہ ایک نئے زمینی خدا کو بھی جنم دیا تھا۔

ختم شد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842